MiL Urdu Sem 1st/2nd

Unit IV

(29)

نمک کا داروغہ

منشی پریم چند (خلاصہ و تنقیدی تجزیہ)

Date

منشی پریم چند اردو ادب کی نثری تاریخ میں وہی مقام رکھتے ہیں جو شاعری کی تاریخ میں حرزِ ثاقب اور میر تقی میر رکھتے ہیں۔ اردو افسانے اور ناول کے بڑے سے بڑے ادیب نے کبھی نا کبھی زندگی میں ضرور منشی پریم چند کے Style اور اسلوب کی پیروی کی ہے۔ کرشن چندر، سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر، سجاد حیدر، انتظار حسین۔ تمام نثر نگاروں نے منشی پریم چند کے راستے پہ چل کر ہی ادب میں اپنا مقام پیدا کیا۔

منشی پریم چند ادب کی تاریخ کے واحد لکھاری ہیں جنہیں اردو کے ساتھ ساتھ ہندی ادب کی تاریخ میں بھی میل کا پتھر سمجھا جاتا ہے

ناول اور افسانے کے علاوہ مضمون نگاری اور انشائیے کی دنیا میں بھی منشی پریم چند کی تخلیقات کو خوب شہرت اور عزت ملی ہے۔

نمک کا داروغہ منشی پریم چند کے انتہائی مشہور افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے اس افسانے کی کہانی جہاں نہایت دلچسپ ہے وہیں انتہائی اخلاقی اور سبق آموز بھی ہے۔

نمک کا داروغہ کہانی کا مرکزی کردار منشی بنسی دھر ایک بہت ہی ایماندار دیانت دار، اصول پسند اور باکردار شخصیت کا مالک ایسا نوجوان ہے جو مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے ضمیر اور کردار کا سودا نہیں ہونے دیتا اور نہایت ہمت اور استقلال سے اپنے اصولوں پر ڈٹا رہتا ہے۔

کہانی کچھ یوں شروع ہوتی ہے کہ منشی بنسی دھر نوکری کی تلاش کے سلسلے میں اپنے گاؤں سے ہجرت کر کے دوسرے علاقے میں چلا جاتا ہے۔ بنسی دھر کا باپ گھر کی ذمے داریوں کی وجہ سے قدرے بزدل اور سہما ہوا انسان ہے۔ جو اپنے بیٹے کو ایک ہی تلقین کرتا ہے کہ بیٹا دوسرے شہر میں نوکری ملے گی تو صرف اپنی ماہانہ تنخواہ پہ ہی گزارہ مت کرنا۔ اگر بھگوان نے اوپری کمائی یعنی رشوت کا کوئی سلسلہ پیدا کیا تو بالکل شرم مت کرنا چاہے رشوت لے لینا۔ بنسی دھر کا لالچی والد اسے کہتا ہے ماہانہ تنخواہ انسان خود کماتا ہے۔ اس لئے اس میں خاص برکت نہیں ہوتی جبکہ بالائی رقم (رشوت) بھگوان کی طرف سے اپنے بندے کو غیبی امداد ہوتی ہے۔ بھگوان کی اس نعمت سے منہ نہیں پھیرنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

Date

بوڑھا باپ بنسی دھر کو کہتا ہے کہ اوپری کمائی کا خزانہ بھگوان کسی کسی کو ہی دیتا ہے۔ ماہانہ تنخواہ تو پورن ماشی کا چاند ہوتا ہے جو ہر روز گھٹتا ہی جاتا ہے جبکہ اوپری رقم پانی کا بہتا ہوا چشمہ ہوتا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔ اس لئے ہمیں اس عطیے اور تحفے کا احترام کرنا چاہیئے۔ بیٹا میری بزرگی کے اس تجربے پر دھیان دھرو اور تمام زندگی عیش کرو۔

باپ بنسی دھر کو گھر میں بیٹھی جوان بہنوں بیٹیوں کا واسطہ بھی دیتا ہے۔ اپنے بڑھاپے کی دہائی بھی دیتا ہے۔ بیٹے کو سخت تاکید کرتا ہے کہ میرے بعد یہ تمام ذمے داریاں اب تمہارے سر ہیں۔ اس لئے دوسرے شہر میں جو بھی سرکاری نوکری ملے فوراً جھپٹ لینا۔ عہدے چھوٹا بڑا سب چلے گا بس اوپری کمائی اچھی ہونی چاہیے۔

بنسی دھر دوسرے شہر جا کر فوراً ہی ایک سرکاری نوکری کے لئے چن لیا جاتا ہے اسے نمک کی ایک سرکاری فیکٹری میں داروغے کی نوکری مل جاتی ہے۔ نمک اس زمانے میں سونے کی حیثیت رکھتا تھا۔ کسی کا نمک کے سرکاری ڈپو اور گودام میں داروغہ لگ جانا ایسے ہی ہوتا تھا جیسے کوئی شہر کے خزانے کا مالک ہو گیا۔ پٹواری، ولیل اور بزنس مین تک اس پوسٹ اور عہدے کے مقابلے کم تر سمجھے جاتے تھے۔ شہر میں اس کی خوب دھاک بیٹھی تھی۔ گویا یہ پوسٹ عزت رتبے کمائی اور شہرت کے اعتبار سے بہترین پوسٹ تھی۔

بیٹے کے نمک کا داروغہ بننے کی یہ خبر جب گاؤں میں بوڑھے باپ تک پہنچی تو وہ خوشی سے پاگل ہو گیا اس نے خوب جشن منایا آخر بنسی دھر کو ایک ایسی نوکری مل چکی تھی جس میں تنخواہ کے ساتھ ساتھ اوپری کمائی کا بہترین انتظام تھا۔ باپ نے ایک بار پھر بیٹے کو یاد دلایا کہ وہ ایمانداری، انصاف اور کردار کے چکر میں نہ پڑے، بالکل جذباتی نہ بنے۔ اور چکلے سے کمائی کرنے میں لگ جائے۔

لیکن ان تمام ہدایتوں کے باوجود منشی بنسی دھر نے اپنے اصول اور اخلاق کو خراب نہیں ہونے دیا۔ وہ بے پناہ خوددار اور عزت مند تھا۔ وہ تمام عمر اپنے باپ کی ان خامیوں سے نفرت کرتا رہا تھا۔ سو اس پر باپ کی کسی بھی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ بھرپور ایمانداری سے نمک کے سرکاری گودام کی حفاظت کرنے لگا۔

قریب چھ ماہ نوکری کو گزر گئے ایک رات داروغہ منشی بنسی دھر کی نیند ٹوٹی۔ سردی کا موسم تھا دور دریا کے کنارے سے گاڑیوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

Date

منشی بنسی دھر کو کچھ غلط کام ہونے کا شک گزرا۔ یہ قتل و حمل اُسکے لئے بالکل نئی تھی۔ جمنا ندی کے کنارے کا یہ شور شرابہ اُسے پریشان کرنے لگا۔ داروغہ صاحب نے فوراً اپنی پولیس والی وردی پہنی، ڈنڈا ہاتھ میں لیا اور موقعۂ واردات پر پہنچ گئے۔

علاقے کے سب سے امیر، غلے کے کاروباری، انگریز افسروں کے دوست، گاؤں کے مشہور زمیندار، لاکھوں کے مالک اور علاقے کے سب سے اثردار اور عزت دار پنڈت الوپی دین کے کارندے چوری چھپے سرکاری گودام کے نمک کی اسمگلنگ یعنی چوری کر رہے تھے۔ سرکاری گودام کے بجائے بھرکم نمک کے ڈھیلوں کے پورے کشتیوں پر لادے جا رہے تھے۔ نمک کے سرکاری گودام کے داروغہ بنسی دھر نے موقعے پر سب چوروں کو پکڑ لیا تھا۔ پنڈت الوپی دین کو واردات کی جگہ پر بلایا گیا۔ پنڈت جی آئے۔ داروغہ صاحب کو خوب مکھن لگایا لالچ دئے لیکن داروغہ صاحب کا غصہ قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ منشی بنسی دھر نے اپنے ساتھ آئے جمعدار کو فوراً حکم دیتے ہوئے پنڈت الوپی دین کو حراست میں لینے کا آرڈر دے دیا۔ پنڈت بہت طاقت ور زمیندار اور بیوپاری تھا۔ اُسکے خوف سے تمام علاقہ کانپتا تھا۔ اُسکی یہ حالت دیکھ کر اُسکے حواریوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

پنڈت الوپی دین نے خوب اللہ بھگوان کا واسطہ دیا۔ سماج میں اپنی عزت اور مرتبے کی دہائی دی۔ یہاں تک کہ رشوت کی بھی پیشکش کر دی۔ پانچ ہزار سے چالیس ہزار روپے تک کی رشوت کا ریٹ طے کیا لیکن منشی بنسی دھر بالکل پنڈت کی باتوں میں نہ آیا۔ داروغہ صاحب نے اپنے فرض پر پنڈت کی رشوت کو بالکل حاوی نہیں ہونے دیا۔ آخر پنڈت کو ہتھکڑی پڑ گئی۔

صبح یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے علاقے میں پھیل گئی۔ لوگ حیران تھے کہ آخر علاقے میں ایسا کون بہادر افسر آ گیا جس نے پنڈت جی پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت کی۔ صبح داروغہ نے جب ہتھکڑی ڈال کر پنڈت الوپی دین کو عدالت میں پیش کیا تو سارے علاقے میں دہشت کا ماحول تھا۔ پنڈت بے عزتی کے مارے شرم سے مرا جا رہا تھا۔

خیر عدالت میں اردلی سے لے کر جج تک سب لوگ پنڈت جی نے خرید رکھے ہوئے تھے۔ عدالت میں سارا ماحول پنڈت جی کے حق میں تھا۔ جج نے ادھر ادھر کے جھوٹے بیان اور شہادتیں اکٹھی کر لی تھیں۔ داروغہ صاحب پر الٹا الزام لگا کہ اُس نے سماج کے ایک عزت دار اور صاحبِ ثروت شخص کو ذاتی رنجش کی بنا پر ذلیل کیا۔

کچھ ہی دیر میں سارا مقدمہ پنڈت الوپی دین کے حق میں الٹ گیا۔ داروغہ کی طرف سے پیش کئے گئے سارے گواہ پنڈت کے خوف اور لالچ سے داروغہ کے ہی خلاف ہو گئے۔
آخر کیس پنڈت الوپی دین جیت گیا۔ اور وہ باعزت بری ہو کر عدالت سے باہر آ گیا۔

زندگی بنسی دھر کو بہت بڑا سبق دے چکی تھی۔ وہ جان چکا تھا کہ پیسے میں بہت طاقت ہے پولیس عدالت قانون جج سب خریدے جا سکتے ہیں۔ پنڈت کے ساتھ داروغہ کی یہ کارروائی اُسے مہنگی پڑی ہفتے بھر داروغہ کی معطلی (Suspension) کا آرڈر آ گیا۔ داروغہ کو نوکری سے نکال دیا گیا۔ وہ بے کس اور لاچار واپس گاؤں چلا آیا۔
گھر میں حسب امید باپ نے خوب لعن طعن کی ماں نے بھی خوب کوسا اور بیوی ناراض ہو کر بیٹھ گئی۔ داروغہ کی ایمانداری، فرض اور حمید کو اُسکی کمزوری ثابت کر دیا گیا دوستوں نے بھی داروغہ کو اچھی طرح ذلیل کیا۔

ایسے میں دو ایک ہفتے گزر گئے تو ایک دن ہلا مچ گیا کہ پنڈت الوپی دین اپنے شاہی رتھ پر سوار منشی بنسی دھر کے گھر آ گئے ہیں۔ بنسی دھر کے باپ نے آتے ہی معافی مانگنا شروع کر دیا اور اپنے بیٹے کی گستاخی پر افسوس کرنے لگا۔
لیکن الوپی دین نے بنسی دھر کے والد کو روکتے ہوئے کہا کہ آپ ایسا نہ کہیں۔ آپ کا ایماندار بیٹا لاکھوں میں ایک ہے۔ آپ پر بھگوان کی کرپا ہے کہ آپ کے گھر میں ایسا اصولی اور ایماندار بیٹا پیدا ہوا ہے۔ پنڈت الوپی دین کی باتیں سُن کر سب حیران تھے۔ داروغہ بنسی دھر بھی خوش تھا کہ اُس نے پنڈت الوپی دین کے ساتھ واقعی بہت زیادتی کر دی تھی۔
پنڈت الوپی بوڑھے باپ سے کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے افسر، عہدے دار اور طاقت ور لوگ دیکھے ہیں لیکن پیسے اور رتبے کے سامنے سب جھک گئے لیکن آپ کے بیٹے کے ایمان کو میں خرید نا سکا۔
یہ کہتے ہوئے پنڈت الوپی دین نے ایک عدالتی تحریر نکال کر بنسی دھر کے آگے کر دی اور اُسے کہا اس پر دستخط کرو۔ یہ میری تمام دولت بزنس ملکیت کا "مختار نامہ" ہے آج کے بعد تم میری تمام دولت اور کاروبار کے محافظ (داروغہ) بنائے جاتے ہو۔ چھ ہزار ماہانہ تنخواہ ہو گی۔ سواری کے لئے گھوڑے۔ کام کے لئے ملازم۔ جیب خرچ الگ سے۔

بنسی دھر نے تھوڑی دیر تک دستخط کرنے سے انکار کیا۔ اپنی گستاخی کی معافی مانگی لیکن پنڈت الوپی دین نے بنسی دھر کے دستخط کاغذ پر کروا ہی لئے۔ سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ایمانداری، فرض اور دیانت داری جیت چکی تھی۔ پنڈت الوپی دین ایک طرف کھڑے مسکرا رہے تھے۔ فرض کا داروغہ پنڈت الوپی کی تمام دولت کا محافظ یعنی داروغہ بن چکا تھا۔

Scanned with CamScanner